141250-نماز تراویح میں امام کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنا اور چاروں رکعات امام کے ساتھ ادا کرنا

سوال

میری عشاء کی نماز رہ گئی جب میں مسجد گیا تو امام صاحب نماز تراویح شروع کر چکے تھے میں نے عشاء کی نیت سے امام کے ساتھ دو رکعت ادا کیں اور امام نے سلام پھیر دیا لیکن میں بیٹھا رہا اور سلام نہیں پھیرا اور جب امام نے نماز شروع کی تو میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اپنی عشاء کی نماز امام کے ساتھ مکمل کی یعنی چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ سلام پھیری کیا یہ طریقہ صحیح ہے اور اگر صحیح نہیں تو مجھ پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

نفلی نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے فرضی نماز کے بارہ میں
علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس مسئلہ میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہم
سوال نمبر (79163) کے جواب میں بیان کر
چکے ہیں.

امام شافعی رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہم اللہ اس کے جواز کے
قائل ہیں، اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے، اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء
کرام اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے.

سوال میں وارد شدہ مسئلہ کے جواز میں ہم نے ان حضرات سے جواز نقل
کیا ہے کہ نماز تراویح ادا کرنے والے امام کے پیچھے نماز عشاء ہو جاتی ہے لیکن مقتدی
امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز اکیلے ہی پوری کریگا.

اور جو کچھ سائل نے کیا ہے کہ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد
بیٹھا رہا اور جب امام نے دوبارہ تراویح شروع کیں تو وہ پھر ساتھ مل گیا اور دوسری
دو رکعات بھی امام کے ساتھ ہی ادا کر کے امام کے ساتھ سلام پھیرا تو اس میں دو قول
ہیں :

اگر کوئی شخص اکیلے نماز شروع کر دے تو کیا اس کے لیے امام کے
ساتھ جماعت کی اقتدا کرنی جائز ہے یا نہیں ؟

کچھ علماء کرام اس کے منع کے قائل ہیں، اور کچھ کے ہاں ایسا کرنا
صحیح ہے.

اس فعل کے بارہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے توقف اختیار کیا
ہے.

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض ادا کرنے کا جواز بیان کرتے ہیں
جس میں یہ بھی ہے کہ نماز تراویح ادا کرنے والے پیچھے نماز عشاء کا جواز ہے، شیخ کا
کہنا ہے :

میں جس میں توقف کر رہا ہوں وہ یہ کہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد
مقتدی کا انتظار کرنا کہ امام دوسری دو رکعت شروع کر دے اور وہ امام کے ساتھ نماز
مکمل کریں، اس میں توقف کر رہا ہوں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو تم پاؤ وہ ادا کرلو، اور جو رہ جائے اسے پوری کرلو"

اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ ادا کرنے والے شخص
کی جو نماز رہ گئی ہے وہ اکیلا ہی پوری کرلے، یعنی وہ انتظار نہ کرے کہ امام دوسری
دو رکعت شروع کرے تو وہ اس کے ساتھ اپنی چار رکعات مکمل کرے.

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ : جب امام نے سلام پھیر دی جس کے ساتھ آپ ملے
ہو تو آپ باقی مانندہ پوری کرلیں اور اس کے دوسری رکعات شروع کرنے کا انتظار مت
کریں" انتہی

فتاوی نور علی الدرب. کیسٹ نمبر (15) دوسری سائڈ.

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا
ہے :

اور اگر وہ تراویح کے پیچھے نماز عشاء ادا کرے تو جائز ہے، جب
امام سلام پھیر دے تو وہ باقی مانندہ دو رکعت ادا کرلے، اور بہتر یہی ہے کہ وہ
باقی مانندہ دو رکعت اکیلے ہی ادا کرے.

اور اگر امام دوسری دو تراویح کے لیے کھڑا ہوگیا اور مقتدی نے
باقی مانندہ نماز عشاء کی دو رکعت کی بھی امام کے ساتھ ادا کرنے کی نیت کی تو جس نے

اکیلے نماز شروع کی اور پھر امام کی اقتدا کی نیت کر لی تو اس کے جواز میں دو قول ہیں، اور صحیح یہی ہے کہ ایسا صحیح ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع شرح المھذب (270/4).

اس بنا پر نماز صحیح ہے، اور آپ کے ذمہ اس نماز کا اعادہ نہیں،
لیکن افضل یہی ہے کہ آئندہ آپ باقی ماندہ نماز اکیلے ہی پوری کریں، اور دوبارہ امام کے ساتھ مت ملیں.

سائل پر نماز کا اعادہ نہیں اور نہ ہی اس پر دو رکعات لوٹانا
لازم ہیں، اس نے امام کے پیچھے تراویح میں جو کیا ہے وہ صحیح ہے.

لیکن ہماری رائے ہے کہ بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی باقی ماندہ نماز
اکیلا ہی مکمل کرے، اور اگر وہ باقی ماندہ دو رکعت میں امام کے ساتھ دوسری دو رکعت تراویح میں اقتدا کرتا ہے تو جائز ہے.

واللہ اعلم.